مسلمانانِ ہند کا ملک گیر کنونشن

مُسلم امتہ : ملکی اور بین الاقوامی مسائل

بتاریخ : ۱۶ر مارچ ۱۹۹۱ء

بمقام : پیارے لال بھون، نئی دہلی

وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ

زیر اہتمام :

Institute of **Muslim Ummah** Affairs

ادارہ برائے جملہ امورِ امّتِ اسلامیہ

پوسٹ بکس ۷۷، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

برادران اسلام!

گذشتہ چند برسوں میں ملکی صورت حال میں جو زبردست تبدیلی واقع ہوئی ہے اس سے آپ یقیناً واقف ہوں گے۔ انتہا پسند تنظیموں کی مسلسل کوشش یہ رنگ لائی ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا مسئلہ اب انکی اپنی جان و مال کا تحفظ بن گیا ہے۔ کہنے کو تو مسلمان اپنی مدافعت کی عزیمانہ جدوجہد میں مصروف ہیں لیکن ان کے پاس اپنی مدافعت کے لئے ہی سہی، کوئی واضح لائحہ عمل ہے اور نہ ہی مستقبل کے لئے کوئی واقعی نشانِ راہ۔ چیخ و پکار اور جذباتی نعروں کا بازار گرم ہے۔ نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کی صدائیں تو ضرور سنائی دیتی ہیں لیکن شعور سے خالی۔ گویا بھنور میں ڈوبے ہوئے کسی بے بس انسان کی چیخ و پکار ہو۔ یہ یقیناً وہ نعرۂ حیدری نہیں جس سے دریاؤں کے دل دہل جائیں اور طوفانوں کا رخ موڑا جاسکے۔

یہ تو ہے عامۃ المسلمین کا حال۔ رہیں مسلم تنظیمیں، اسلامی ادارے، دینی درسگاہیں اور علماء و شیوخ کی مجالس، تو یہاں بھی کچھ زیادہ فرق نہیں الا یہ کہ ایسی ہی بے خبری اور بے بسی کے مظاہر غیر مستند زہد و تقویٰ کے رنگ میں پائے جاتے ہیں۔ یقیناً کچھ اہلِ دل ہمارے درمیان اب بھی موجود ہیں اور کچھ اہلِ فکر کا دل بھی خون آلود ہے۔ اور یقیناً چند اہلِ نظر پر امت کی موجودہ بے بسی اور اغیار کی سازشیں واضح ہیں لیکن انکے یہاں اس جرأت کا فقدان ہے جو طوفانوں کا رخ موڑنے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ مسلم تنظیموں کے پاس ایسا کوئی نعرہ نہیں جو لوگوں کے قلوب کو اپنی مٹھی میں لے سکے۔ وہ بے نفسی نہیں جو کسی ایسے نعرے کی ایجاد کے لئے درکار ہوتی ہے۔ پھر ان کی گروہی اور جماعتی وابستگیاں ہیں جو انہیں "ملت میں گم ہو جا" کے عمل سے روک دیتی ہیں۔ ایسی صورت میں ان بازاری لیڈروں کی بن آئی ہے جن کے لئے بے چاری مظلوم اور بے بس امت ایک نوالۂ تر سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی اور جو امت کے ہر بحران کو اپنی ذاتی حوصلہ آوری کے لئے ایک موقعہ جانتے ہیں۔ دوسری طرف اغیار کی کھا جانے والی نگاہیں پوری امتِ مسلمہ کو جذباتی احمقوں کے ایک ٹولے سے زیادہ نہیں گردانتیں۔ لہذا کبھی تو یہ امت کسی مخصوص سیاسی پارٹی کو سر پہ اٹھائے پھرتی ہے تو کبھی مترحم نگاہوں سے کسی قصائی صفت سے مسیحائی کی امید باندھتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ جدید ہندوستان میں امت کا سیاسی تشخص کھو گیا ہے۔ اس کے خریداروں اور مسیحاصفت قاتلوں نے اسے ایک ایسی صورت حال سے دوچار کر دیا ہے جہاں سے واپسی کا بظاہر کوئی امکان نظر نہیں آتا۔

یہ ہے وہ صورت حال جو آج ہمیں ہندوستان میں درپیش ہے۔ اب اس نازک صورت حال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے دفترِ عمل کا جائزہ لیں۔ اپنا احتساب کریں اور یہ دیکھیں کہ گذشتہ ۴۳ سالہ سیاسی تجربات سے آخر ہمیں حاصل کیا ہوا؟ زندگی جینے کی ہوس نے ہمیں زندگی سے کتنا دور اور موت سے کتنا قریب کر دیا ہے۔ اور اس سخت محاسبہ کے بعد ضرورت ہے کہ ایک نیا سیاسی اور ملی رویہ تشکیل دیا جائے کہ

* اگر پرانے طریقۂ عمل کی اثر انگیزی میں شبہ ہے تو نیا طریقۂ عمل وضع کیا جائے،

- اگر پرانی تدبیریں کارگر نہیں ہوتیں تو نئی تدابیر اختیار کی جائیں،

- اگر پرانے چراغوں میں روشنی نہ رہی ہو تو نئے چراغ روشن کئے جائیں اور
- اگر پرانی قیادت واقعی تھک ہار چکی ہو تو نئی قیادت فراہم کی جائے۔

بین الاقوامی صورت حال

دوسری طرف امت مسلمہ کی بین الاقوامی صورت حال بھی کچھ کم تشویشناک نہیں ہے۔ گذشتہ چند دہائیوں میں مسلم دنیا میں احیائے اسلام کا جس زور و شور سے غلغلہ بلند ہو رہا ہے اس میں یقیناً اسلام کے علاوہ گروہوں، جماعتوں اور ارباب اقتدار کے اپنے مفادات اور احساسِ تحفظ کو بھی بڑا دخل ہے البتہ انہیں ممالک میں اسلام کی مستند آوازیں بھی بلند ہوتی رہی ہیں۔ یوں تو پوری دنیا میں اسلام کے جانبازوں پر مصائب کے پہاڑ توڑے گئے ہیں البتہ گذشتہ دہائی پاسداران اسلام کے خون میں ڈوبی ہوئی ہے۔ خود مسلم دنیا میں عالمی کفر کی سازشوں کے شکار حکمرانوں کو مسلسل استعمال کیا جاتا رہا ہے جن کے ہاتھ علماء اسلام اور اسلام کے لئے جان دینے والے نوجوانوں کے خون سے رنگین ہیں۔ ایک منظم سازش کے تحت کفر کی جنگ کو اسلام کی سرزمین میں لڑنے کی کوشش کی گئی ہے جس نے امت کے بچے کھچے اتحاد کو بھی پارہ پارہ کر دیا ہے اور امت اسلامیہ باہمی خانہ جنگیوں کا شکار ہو گئی ہے۔ اس بین الاقوامی صورت حال کا اثر امت اسلامیہ ہند کے حالات پر پڑنا عین فطری ہے۔ اسلامیان ہند چونکہ خود کو عالم اسلام میں رونما ہونے والے واقعات سے براہ راست متعلق سمجھتے ہیں کہ وہ عالمی امت اسلامیہ کے ایک جزولاینفک ہیں۔ پھر صدیوں کا سرمایہ وہ ملی شعور ہے جو ہمیں امت کے ہر دور میں، اس کے مسائل سے براہ راست متعلق ہونے کا احساس دلاتا رہا ہے۔ مولانا محمد علی کی تحریک خلافت اس ضمن کی ایک روشن مثال ہے۔ امکانی کامیابی اور ناکامی سے قطع نظر ہندوستانی مسلمانوں نے ہمیشہ اس بات کی کوشش کی ہے کہ وہ عالمی امت کے تئیں اپنی ذمہ داریاں پوری کرتے رہیں، اپنی قربانیاں پیش کرتے رہیں اور خواہ انکے اپنے حالات کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں اسلام کی بین الاقوامی تحریک کو ان کا خون یقیناً ملتا رہے۔

آج ایک بار پھر اسلام کی مرکزی سرزمین زبردست خطرات کی زد میں ہے۔ اس سنگین صورت حال میں اسلامیانِ ہند کو آج پھر یہ ذمہ داری نبھانی ہے کہ اگر سازشوں کی تفہیم صحیح طریقے سے نہ ہو سکی تو اسلام کے عالمی غلبہ کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

انقلابی تحریک کے لئے جذباتی نعروں سے کہیں زیادہ جنگی اسٹرٹیجی کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا پہلو ہے جس پر بیسویں صدی کی اسلامی تحریکوں نے بہت کم غور کیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہماری زبردست انقلابی

قوتوں نے سیاسی افق کو تبدیل تو ضرور کیا لیکن ہم وہ خوشگوار تبدیلی لانے میں ناکام رہے جو ہمیں مطلوب تھی۔ یہ وہ پہلو ہے جو ہمارے لئے آج کی صورت حال میں زیادہ غور وفکر کا متقاضی ہے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے جسے آج ملکی اور بین الاقوامی صورت حال میں خوشگوار تبدیلی کے لئے کمالِ تدبر اور حکمت سے برتنے کی ضرورت ہے۔

ہندوستانی مسلمانوں کا یہ ملک گیر کنونشن دراصل اسی سمت ایک قدم ہے۔ آئیے،

- ملکی اور بین الاقوامی صورتِ حال میں ایک خوشگوار تبدیلی کے لئے ایک نئی اسٹریٹجی تشکیل دیں۔
- خواہشوں اور آرزوؤں کی دنیا سے نکل کر حوصلہ کش حقائق کا سامنا کریں اور تاریخ کے بہتے دھارے پر ایک ایسی کاری ضرب لگائیں جو اس کا رخ موڑ دے۔
- باطل کی منحوس کلائی اس طرح مڑوڑ دیں جو اس کے مردود پنجوں سے کس بل نکال دے اور
- اسلامیانِ ہند کے قافلے کو عزیمت کے اس راستے پر گامزن کر دیں جہاں تلوار پر خون کی فتح یقینی ہو سکے۔

اسلامیانِ ہند کے اس ملک گیر کنونشن میں شرکت
فرما کر امت کے تیئں اپنی ذمہ داریاں پوری کیجئے

پروگرام

افتتاحی اجلاس : ۱۰ بجے تا ۱ بجے دوپہر
تلاوتِ قرآن
کلمہ خیر
کلیدی خطبہ : محمد صلاح الدین (مدیر تکبیر انٹرنیشنل کراچی)
افتتاحی کلمات : وزیرِ اعظم ہند
نقطۂ نظر : مولانا مجیب اللہ ندوی، سید شہاب الدین
خطبہ صدارت : ڈاکٹر راشد شاذ
اختتامیہ
وقفہ : ۱ بجے سے ۲ بجے دوپہر

پہلا اجلاس : ۲ بجے تا ۳½ بجے
مرکزی موضوع : مسلمانانِ ہند کی سیاسی منزل

دوسرا اجلاس : ۴ بجے تا ۵½ بجے شام
مرکزی موضوع : مشرقِ وسطیٰ کا منظر نامہ

اختتامی اجلاس : ۵½ بجے تا ۶½ بجے شام
قرارداد
اختتامی کلمات